احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 8 نومبر 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 8 نومبر 2001ء 21 شعبان 1422 ہجری - 8 نبوت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 256

فلاح کا نسخہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جب میں تمہیں چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو (یعنی مجھ سے کچھ نہ پوچھو) کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں سے بکثرت سوال کرنے اور نافرمانی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ پس جب میں تمہیں کسی کام سے روکوں تو اس سے رک جاؤ اور جب کسی کام کے کرنے کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰہ حدیث 6744)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان ان کاموں سے رکے جو عبادت کی لذت کو دور کرنے والے ہیں۔ اور ان سے رکنے میں اولاً ایسی ضرور تکلیف محسوس ہوگی۔ اور خدا تعالیٰ کی نارضامندیوں سے پرہیز کرے۔ مثلاً ایک چور ہے اس کو ضروری ہے کہ وہ چوری چھوڑے بدکار ہے تو بدکاری اور بدنظری چھوڑے...... اسی طرح نشوں کا عادی ہے تو ان سے پرہیز کرے۔ اب جب وہ اپنی محبوب اشیاء کو ترک کرے گا۔ تو ضرور ہے کہ اول اول سخت تکلیف اٹھاوے مگر رفتہ رفتہ اگر استقلال سے وہ اس پر قائم رہے گا تو دیکھ لے گا کہ ان بدیوں کے چھوڑنے میں جو تکلیف اس کو محسوس ہوتی ہے۔ وہ تکلیف اب ایک لذت کا رنگ اختیار کرتی جاتی ہے۔ کیونکہ ان بدیوں کے بالمقابل نیکیاں آتی جائیں گی اور ان کے نیک نتائج جو سکھ دینے والے ہیں وہ بھی ساتھ ہی آئیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہر قول و فعل میں جب خدا تعالیٰ ہی کی رضا کو مقدم کرلے گا اور اس کی ہر حرکت اور سکون اللہ ہی کے امر کے نیچے ہوگی تو صاف اور بیّن طور پر وہ دیکھے گا کہ پورے اطمینان اور سکینت کا مزا لے رہا ہے۔ یہ وہ حالت ہوتی ہے۔ جب کہا جاتا ہے کہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (البقرہ:63) اسی مقام پر اللہ تعالیٰ کی ولایت میں آتا ہے اور ظلمات سے نکل کر نور کی طرف آجاتا ہے۔

یاد رکھو کہ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے اپنی محبوب چیزوں کو جو خدا کی نظر میں مکروہ اور اس کے منشاء کے مخالف ہوتی ہیں چھوڑ کر اپنے آپ کو تکالیف میں ڈالتا ہے تو ایسی تکالیف اٹھانے والے جسم کا اثر روح پر بھی پڑتا ہے اور وہ بھی اس سے متاثر ہو کر ساتھ ہی ساتھ اپنی تبدیلی میں لگتی ہے یہاں تک کہ کامل نیازمندی کے ساتھ آستانہ الوہیت پر بے اختیار ہو کر گر پڑتی ہے یہ طریق ہے عبادت میں لذت حاصل کرنے کا۔

تم نے دیکھا ہوگا کہ بہت سے لوگ ہیں جو اپنی عبادت میں یہ طریق سمجھتے ہیں کہ کچھ گیت گالئے یا باجے بجا لئے اور یہی اس کی عبادت ہوگی۔ اس سے دھوکا مت کھاؤ۔ یہ باتیں نفس کی لذت کا باعث ہوں تو ہوں مگر روح کے لئے ان میں لذت کی کوئی چیز نہیں ان سے روح میں فروتنی اور انکساری کے جوہر پیدا نہیں ہوتے اور عبادت کا اصل منشاء گم ہو جاتا ہے۔ طوائف کی محفلوں میں بھی ایک آدمی ایسا مزا حاصل کرتا ہے تو کیا وہ عبادت کی لذت سمجھی جاتی ہے؟ یہ باریک بات ہے جس کو دوسری قومیں سمجھ ہی نہیں سکتیں کیونکہ انہوں نے عبادت کی اصل غرض اور غایت کو سمجھا ہی نہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 698)

انتھراکس کا علاج

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-
انتھراکس آج کل بہت پھیلا ہوا ہے - اس کی ہومیوپیتھی دوا ''انتھراسینم'' ہے - میرے تجربے میں ہے کہ انتھراکس کی بنی ہوئی دوائی ''انتھراسینم'' کو اگر 200 کی طاقت میں دو دن کھلایا جائے اور پھر کبھی کبھی کھلائی جائے تو اس سے مستقل انتھراکس کا دفاع ہو جاتا ہے -

(لجنہ سے ملاقات 28-10-2001)

وقف جدید کا سال ختم ہو رہا ہے

تحریک وقف جدید کا مالی سال 31 دسمبر کو اپنے اختتام کو پہنچے گا۔ اس لحاظ سے اب بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہے۔ لہٰذا امراء کرام، صدران کرام، سیکرٹریان مال، سیکرٹریان وقف جدید اور دیگر تمام عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ چندہ وقف جدید کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ اس بابرکت مہینہ کو انفاق فی سبیل اللہ سے خصوصی مناسبت ہے۔ لہٰذا کوشش فرمائی جائے کہ رمضان المبارک کے اندر آپ کی وصولی مکمل ہو جائے۔ اس سلسلہ میں بانی وقف جدید حضرت مصلح موعود کے درج ذیل ارشادات کو پیش نظر رکھا جائے۔

''یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔ پس میں اتمام حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تاکہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔''

(مجموعہ خطبات وقف جدید ص 6)

یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ (دین) پر بنیاد ہے

جلسہ سالانہ کے قیام اور اس کی برکات سے متعلق حضرت مسیح موعود کے پر شوکت اعلانات

بخدمت جمیع احباب مخلصین التماس ہے کہ 27 دسمبر 1892ء کو مقام قادیان میں اس عاجز کے محبوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہو گا۔ اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ (دین) کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں اور (دین) کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں چنانچہ انہیں دنوں میں ایک انگریز کی میرے نام چٹھی آئی جس میں لکھا تھا کہ آپ تمام جانداروں پر رحم رکھتے ہیں۔ اور ہم بھی انسان ہیں اور مستحق رحم۔ کیونکہ دین (۔) قبول کر چکے اور (دین) کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں۔ سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (دین) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا۔ اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا نہ خوارق کے انکار والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے۔ اور خدا تعالیٰ اس امت وسط کے لئے بَین بَین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے یہی ہو گا۔ ضرور یہی ہو گا۔ جس کے کان سننے کے لئے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔ بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

الراقم خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔ عفی اللہ عنہ

(7 دسمبر 1892)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین

وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پاکیزہ سیرت کے نقوش

دور طالب علمی - جذبہ دعوت الی اللہ - بزرگوں کا احترام - تدبر قرآن

مرتبہ: مکرم انتصار احمد نذر صاحب

دور طالب علمی کی چند نمایاں خوبیاں

مکرم ڈاکٹر عبدالرشید تبسم کو گورنمنٹ کالج لاہور میں حضور کا کلاس فیلو ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس حوالے سے آپ دور طالب علمی کی یادیں تازہ کرتے ہیں :-

میں نے 1932ء میں گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ اس سے قبل دو سال سے میں اس وقت کے روزنامہ اخبار سیاست کا ایڈیٹر اور اس کی نائٹ شفٹ کا انچارج بھی تھا۔ بی۔ اے پاس کرنے کے دو سال بعد تک میں اس آسامی پر کام کرتا رہا۔

1932ء میں موسم گرما کی تعطیلات ختم ہوئیں اور کالج کھلے تو پہلے دن ہی کلاس شروع ہونے سے پہلے میری ملاقات حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سے یوں ہوئی کہ کالج کی عمارت کے بڑے دروازے کے قریب تین چار احمدی طالب علم کھڑے تھے۔ چاند کے گرد ستاروں کا ہالہ درمیان میں حضور تھے اور ارد گرد دوسرے احمدی طلبا تھے۔ غالباً میرے معروف صحافی ہونے کی وجہ سے یہ احمدی احباب مجھے پہچانتے تھے۔ ان سب کو دیکھ کر میں ان کی طرف بڑھا اور السلام علیکم کہہ کر سب سے پہلے میں نے حضور سے ہاتھ ملایا۔ پھر دوسرے دوستوں سے ابھی کوئی بات نہیں ہوئی تھی کہ کلاس لگنے کی گھنٹی بج گئی۔ ہمارا پہلا پیریڈ انگریزی کا تھا اور صرف میرا یہی پیریڈ حضور کے ساتھ مشترک تھا۔ حضور نے ازراہ شفقت میرا دایاں ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے رکھا اور اسی طرح ہم کلاس روم میں داخل ہوئے اور ہم نشست ہو کر بنچ پر بیٹھ گئے۔ اس زمانے میں گورنمنٹ کالج لاہور میں یہ عام روایت تھی کہ عام طور پر اکثر طالب علم کلاس روم میں ایک بار جس سیٹ پر بیٹھ گئے آئندہ بھی اسی پر بیٹھتے رہے۔ چنانچہ ہم بھی اس پہلے دن کلاس روم کی صف اول میں جن دو نشستوں پر بیٹھے آئندہ دو سال ان ہی نشستوں پر بیٹھتے رہے۔ اس طرح مجھے دو سال حضور کے ہم نشست ہونے کا شرف حاصل رہا۔

بہت جلد حضور کی تین خوبیاں کھل کر مجھ پر نمایاں ہو گئیں۔ پہلی خوبی حضور کی یہ تھی کہ بڑے سے بڑے حادثے کا روشن پہلو تلاش کر لیتے۔ حادثہ بہر حال حادثہ ہوتا ہے۔ لیکن منطقی طور پر اس کا کوئی روشن پہلو نظر آجائے تو انسان کو مایوسی کی ظلمت میں بھی روشنی کی کرن نظر آ جاتی ہے۔ چنانچہ جس دوست پر بھی کوئی مصیبت آ جاتی وہ حضور کی گفتگو سن کر کچھ نہ کچھ اطمینان پا لیتا۔ دوسری خوبی حضور میں یہ تھی کہ حضور کی طبیعت میں نہایت لطیف مزاح فراواں تھا۔ بے تکلف دوستوں میں حضور اکثر باتوں کو لطائف کا رنگ دے دیتے۔ کشادہ اور خندہ پیشانی، ہونٹوں پر مسکراہٹ، آنکھوں میں غیر معمولی اور پرکشش چمک جادو کا اثر کرتی۔ جس کسی سے حضور مخاطب ہوتے وہ مسحور ہو جاتا۔ تیسری خوبی یہ تھی کہ حضور کسی کی غیبت کبھی نہ فرماتے۔ کسی دوست یا عزیز میں کوئی کمزوری دیکھ پاتے تو اسے ایک لطیفے کی شکل دے کر اکثر دوسروں کے سامنے اس کا ذکر اس کمزوری کے حوالہ سے اس لطیف انداز سے کرتے کہ وہ دوست خود بھی ہنسے بغیر نہ رہ سکتا اور آئندہ کے لئے اپنی اصلاح بھی کر لیتا۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 218)

دعوت الی اللہ کا جذبہ

مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب تبسم دور طالب علمی کی یادیں تازہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

کالج کھلے ابھی دس پندرہ روز ہوئے تھے کہ ایک دن کلاس شروع ہونے سے پہلے حضور نے فرمایا کہ مناسب ہے ہم احمدی طلباء مل کر ایک نئی تنظیم قائم کر لیں جس کا منشور (دعوت الی اللہ) ہو۔ لیکن اس تنظیم کے ممبروں کی تعداد زیادہ نہ ہو۔ میں سمجھ گیا کہ حضور درحقیقت اپنے اس پروگرام کا نہ صرف ڈھانچہ تیار کر چکے ہیں بلکہ اس کی تفاصیل بھی ان کے ذہن میں ہیں۔ چنانچہ میں نے بے تکلفی سے گزارش کی کہ نہ صرف آپ اپنے ذہن میں تنظیم قائم کر چکے ہیں بلکہ غالباً ان طلباء کا انتخاب بھی اپنے ذہن میں فرما چکے ہیں جن کو اس تنظیم میں شامل کرنا ہے۔ اگر میرا قیاس صحیح ہے تو بسم اللہ کیجئے۔ چنانچہ حضور نے کچھ تفاصیل ارشاد فرمائیں۔ حضور کا قیام لاہور کی ایمپرس روڈ پر ایک کرائے کی عمارت میں واقع احمدیہ ہوسٹل میں تھا۔ ایک ہفتہ بعد حضور نے ہم چند احمدی طلباء کو احمدیہ ہوسٹل میں اکٹھا کیا اور اپنی سکیم رسمی طور پر ارشاد فرما دی۔ قرار پایا کہ اس تنظیم کا نام عشرہ کاملہ ہوگا اور لاہور کے مختلف کالجوں کے دس طلباء حضور سمیت اس کے ممبر ہوں گے۔ چنانچہ اسی روز حضور کو متفقہ طور پر عشرہ کاملہ کا صدر منتخب کیا گیا۔ اپنے علاوہ حضور نے جن طالب علموں کو اس کا رکن نامزد کیا ان میں سے جو نام مجھے اب تک یاد ہیں وہ حسب ذیل تھے۔ صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب ابن مرزا عزیز احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم۔ ایم۔ احمد)۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔ میاں محمد عمر صاحب (جو کچھ عرصہ ہوا ڈی ایس پی کے عہدے سے ریٹائر ہو کر اب ساہی وال میں آباد ہیں) اور خاکسار عبدالرشید تبسم۔

عشرہ کاملہ کا طریق کار حضور نے یہ تجویز فرمایا کہ نگارشات حضرت مسیح موعود میں سے ہر مہینے حضور ایک اقتباس منتخب فرمائیں گے جو آرٹ پیپر پر شائع کر کے لاہور کے تمام کالجوں کے طلباء میں تقسیم کیا جایا کرے گا۔ چنانچہ عشرہ کاملہ کے ہر ممبر کے سپرد ایک یا دو کالج کر دیئے گئے۔ میرے ذمہ لاہور کا لاء کالج ٹھہرا۔ ایک روزنامہ اخبار کا ایڈیٹر ہونے کی وجہ سے میرا تعلق پریس سے تھا اس لئے ہر مہینے حضور اپنا منتخب کردہ اقتباس میرے سپرد کر دیتے جسکی کتابت کرا کر میں پانچ ہزار پمفلٹ کی صورت میں چھپواتا اور حضور کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ عشرہ کاملہ کی ماہوار رکنیت کا چندہ بھی تھا۔ اس رقم سے حضور بل ادا فرما دیتے عشرہ کاملہ نے جو پہلا پمفلٹ شائع کیا۔ اس کا عنوان تھا "ہستی باری تعالیٰ" وہ پمفلٹ زیادہ تر غیر مسلم طلباء میں تقسیم کیا گیا۔

دو ہی مہینے میں ان پمفلٹوں کا پورے لاہور میں بڑا شہرہ ہو گیا جس پر کچھ عناصر سخت برہم ہوئے۔ اپنی برہمی کا ہدف انہوں نے حضور کو بنا لیا۔ حضور کے خلاف سازشیں ہونے لگیں اور حضور پر حملے کرنے کی کوششیں بھی ہوئیں۔ بعض دفعہ بڑا اشتعال پھیل جاتا۔ بعض دفعہ حضور کو کسی گہری سازش کا پتہ چلتا تو غصے سے حضور کا چہرہ سرخ ہو جاتا۔ بھرپور جوانی کا زمانہ۔ کوئی اور نوجوان ہوتا تو شاید سازشیوں کو غلیظ گالیاں دیتا لیکن ہر ایسے موقع پر حضور انتہائی ضبط سے کام لیتے اور صرف اتنا فرماتے :

"دیکھا! ان بے ایمانوں نے پھر میرے خلاف سازش کی"۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 219)

عشرہ کاملہ

محترم محبوب عالم خالد صاحب لکھتے ہیں :

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ کالج کے زمانہ میں ہم احمدیہ ہوسٹل لاہور میں مقیم تھے۔ ان ایام میں مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم نے احمدیہ فیلو شپ آف یوتھ کے نام سے ایک مجلس قائم کی جو دعوت الی اللہ ٹریکٹ شائع کرتی۔ انہی ایام میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دس طلباء پر مشتمل عشرہ کاملہ کے نام سے ایک مجلس قائم فرمائی جو ہر ماہ آرٹ پیپر پر حضرت مسیح موعود کے اقتباسات شائع کر کے طلباء میں تقسیم کرتی۔ ان دونوں مجالس کے کام میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بہت برکت ڈالی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب لاہور تشریف لائے تو دہلی دروازہ کی (بیت الذکر) میں اپنے خطبہ جمعہ میں نوجوانوں کے کام پر بے حد خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 226)

بزرگوں کا احترام

محترم محبوب عالم خالد صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

"خاکسار نے طالب علمی ہی کے زمانہ میں یہ محسوس کر لیا تھا کہ آپ کے دل میں حضرت مصلح موعود کا غیر معمولی اور بے حد احترام تھا۔ کبھی بے تکلفی سے باتیں کرتے ہوئے بھی آپ کی زبان سے کوئی ایسا فقرہ نہ نکلتا جو بعض اوقات ایک بیٹا اپنے والد ماجد کا پیار سے ذکر کرتے ہوئے بے تکلفی سے کہہ جاتا ہے۔ آپ نے ہمیشہ حضور کو خلیفۃ المسیح ہی سمجھا اور خلافت کے احترام کو ہمیشہ ملحوظ رکھا۔ اور ہمیشہ حضرت صاحب یا حضور کا لفظ استعمال کرتے۔ بچپن اور جوانی حضرت اماں جان کے سایہ عاطفت میں گزارا۔ آپ حضرت اماں جان کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کر دیتے۔ فٹ بال کھیلنے کا شوق تھا۔ حضرت اماں جان کا حکم تھا کہ مغرب کی نماز (بیت) مبارک میں ادا کریں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں جو (بیت) مبارک قادیان سے قریباً ایک میل کے فاصلہ پر تھی آپ فٹ بال کھیلنے کے لئے تشریف لے جاتے مگر ہمیشہ ایسے وقت پر کھیل ختم کر دیتے کہ مغرب کی نماز (بیت) مبارک میں باجماعت ادا کر سکیں۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 227)

مسحور کن بھنبھناہٹ

مربی انگلستان تحریر کرتے ہیں:۔

ڈیون شائر (انگلستان) کے علاقہ میں ایک انگریز خاندان ایسا ہے جس کے ساتھ خاندان حضرت اقدس کے گہرے تعلقات چلے آتے ہیں۔ اس خاندان کا اپنا فارم ہے اور خوش حال لوگ ہیں۔ حضور رحمہ اللہ جب آکسفورڈ میں طالب علم تھے تو رخصتوں میں مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی معیت میں چھٹیاں گزارنے اس فارم پر تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس خاندان کے ساتھ خوب گھل مل کر ایام رخصت گزارا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں اس خاندان کے ہاں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی معیت میں دو تین دن کی رخصت گزارنے کے لئے گیا۔ ظاہر ہے پرانی باتیں دہرائی گئیں۔ صاحبزادگان جو فارم پر وقتاً فوقتاً رخصت گزارنے تشریف لے جاتے رہے ان کا تذکرہ ہوتا رہا۔ اس خاندان کی ایک بڑی بوڑھی سے میں نے دوران گفتگو حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ کے بارہ میں دریافت کیا۔ کہنے لگیں کہ وہ سامنے کمرہ ہے جس میں وہ ہمیشہ ٹھہرا کرتے تھے اور صبح صبح جب میں ان کے کمرہ کے آگے سے گزرتی تو ایک عجیب بھنبھناہٹ سنا بھی کرتی۔ ایک دن میں نے ناصر سے پوچھا کہ تم صبح سویرے کیا پڑھتے رہتے ہو جس میں کبھی ناغہ نہیں ہوتا۔ تو ناصر نے بتایا کہ وہ اپنی مقدس کتاب قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 169)

وقف زندگی کی تمنا

ڈیون شائر (انگلستان) کی ایک انگریز بوڑھی خاتون نے مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور طالب علمی کی کچھ باتیں بتائیں مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق اسی حوالے سے تحریر کرتے ہیں:۔

اسی خاتون نے یہ بھی فرمایا کہ ایک شام کھانے پر جب حضور رحمہ اللہ اور دوسرے صاحبزادگان موجود تھے یہ ذکر چل پڑا کہ مستقبل میں ان کے کیا ارادے ہیں۔ ہر ایک نے بتایا کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں اور کس پیشے کو اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جب حضور رحمہ اللہ کی باری آئی تو آپ نے فرمایا کہ میں تو خدمت دین (۔) کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اور اپنی زندگی اس مقصد کے لئے وقف کرنے کا عزم کئے بیٹھا ہوں۔ مجھے اور کوئی خواہش نہیں اور نہ ہی مجھے دنیا کی طرف کوئی رغبت ہے۔ انگریزوں کو اور خصوصاً عیسائیوں کو دین سے تو چونکہ کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ اور دنیاداری کا غلبہ ہوتا ہے اسلئے یہ خاتون کہنے لگیں کہ اس وقت میرے منہ سے یہ نکلا What a Waste of Time۔ لیکن اب میں جب دیکھتی ہوں کہ وہ جماعت کے سربراہ ہیں تو ندامت ہوتی ہے کہ کتنا غلط فقرہ منہ سے نکل گیا تھا۔ حقیقی اور بامراد زندگی تو انہیں ملی ہے۔

(سیدنا ناصر نمبر ص 169)

نوجوانی میں تدبر فی القرآن کی عادت

محترم نسیم سیفی صاحب کی یہ تحریر ملاحظہ فرمایئے:۔

پہلی جھلک حضور کے چہرہ انور کی اس وقت دیکھی جب حضور حضرت بیگم صاحبہ کا رخصتانہ لے کر قادیان پہنچے۔ میں بھی ریلوے سٹیشن پر حضور کی جھلک دیکھنے کے لئے پہنچا ہوا تھا۔

حضور نے سیاہ چشمہ لگایا ہوا تھا اور دوست باتیں یہ کر رہے تھے کہ چونکہ حضور کی طبیعت شرمیلی ہے اس لئے سیاہ چشمہ لگایا ہوا ہے وہ نظارہ ہمیشہ نظروں کے سامنے رہا اور حضور کی حیادار طبیعت نے دل پر ایک گہرا اثر چھوڑا۔ اس کے بعد خاکسار دہلی میں حکومت ہند کے دفاتر میں ملازم تھا۔ خدام الاحمدیہ کی بہت گہما گہمی رہتی تھی۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ دہلی تشریف لائے ملاقاتیں ہوتی رہیں لیکن ان ملاقاتوں میں سے ایک موقع دل پر خاص طور پر نقش چھوڑ گیا اور وہ تھی حضور کی واپسی کی شام۔ جب دہلی کے خدام اور دیگر احباب حضور کو ریلوے سٹیشن پر الوداع کہنے گئے تو وہاں کی ایک بات ذہن پر نقش ہو گئی۔ اور وہ بات یہ تھی کہ حضور گاڑی کے ڈبے کے پائیدان پر پاؤں رکھ کر کھڑے تھے اور گفتگو قرآن مجید کے معانی و مطالب کے متعلق ہو رہی تھی۔ خود قرآن کریم کی تفسیر کے نکات بیان فرما رہے تھے۔ الوداع کے وقت باتیں تو اور قسم کی کی جاتی ہیں لیکن حضور نے اس وقت بھی قرآن مجید کے مطالب و معانی کی بات کی اور وہ بھی جماعت کی تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 223)

حضرت ابوبکرؓ نے جو صدق دکھایا اس کی نظیر مشکل ہے

آنحضرت ﷺ نے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق کا خطاب دیا ہے تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپؓ میں کیا کیا کمالات تھے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اس چیز کی وجہ سے ہے جو اس کے دل کے اندر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو حقیقت میں حضرت ابوبکرؓ نے جو صدق دکھایا اس کی نظیر ملنی مشکل ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ہر زمانہ میں جو شخص صدیقیت کے کمال حاصل کرنے کی خواہش کرے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ابوبکری خصلت اور فطرت کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو مجاہدہ کرے اور پھر حتی المقدور دعا سے کام لے۔ جب تک ابوبکری فطرت کا سایہ اپنے اوپر ڈال نہیں لیتا اور اسی رنگ میں رنگین نہیں ہو جاتا صدیقی کمالات حاصل نہیں ہو سکتے۔

(ملفوظات جلد اول ص 247)

جاؤ اللہ حافظ و ناصر ہو

مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) تحریر فرماتے ہیں:۔

بچپن سے حضرت صاحب کو حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا نے اپنی پرورش میں لے لیا تھا اور حضرت مصلح موعود اور حضرت ام ناصر کے گھر سے وہ حضرت اماں جان کے گھر میں آ گئے تھے۔ لاہور میں میرے کالج میں داخل ہونے سے تھوڑا عرصہ پہلے حضرت اباجان (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ) نے مجھے بھی حضرت اماں جان کے ہاں بھجوا دیا تھا اور ایک ہی بڑے کمرہ کے ایک کونہ میں جو شمالی دیوار کی طرف بیت الدعا کے قریب تھا۔ اس میں حضرت اماں جان کا بڑا پلنگ ہوتا تھا اور جنوبی دیوار کی طرف جو (بیت) مبارک کی سمت تھی دو کونوں میں ہمارے علیحدہ پلنگ تھے۔ میں نے نوٹ کیا کہ حضرت بھائی جان جب بھی گھر سے باہر جاتے تھے حضرت اماں جان سے اجازت لے کر جاتے تھے اور جن الفاظ سے حضرت اماں جان اجازت دیتی تھیں وہ میرے کانوں میں اب بھی گونج رہے ہیں حضرت اماں جان ہمیشہ یہ دعائیہ الفاظ کہہ کر اجازت دیتی تھیں "جاؤ اللہ حافظ و ناصر ہو" بڑی محبت اور بڑی گہرائی سے حضرت اماں جان یہ دعائیہ فقرہ کہتی تھیں۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 146,145)

لعل تابان
نمبر 21

مرتبہ: فخر الحق شمس

تعلق محبت کا ایک ذریعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

○ کہتے ہیں کہ کوئی شخص شیخ نظام الدین صاحب ولی اللہ کے پاس اپنے ذاتی مطلب کے لئے دعا کرانے کے واسطے گیا تو انہوں نے فرمایا میرے واسطے دودھ چاول لے آ۔ اس شخص کے دل میں خیال آیا کہ عجیب ولی ہے۔ میں اس کے پاس اپنا مطلب لے کر آیا ہوں تو اس نے میرے آگے اپنا ایک مطلب پیش کر دیا ہے مگر وہ چلا گیا اور دودھ چاول پکا کر لے آیا۔ جب وہ کھا چکے تو انہوں نے اس کے واسطے دعا کی اور اس کی مشکل حل ہو گئی۔ تب نظام الدین صاحب نے اس کو بتلایا کہ میں نے تجھ سے دودھ چاول اس واسطے مانگے تھے کہ جب تو دعا کرانے کے واسطے آیا تھا تو میرے واسطے بالکل اجنبی آدمی تھا اور میرے دل میں تیرے واسطے کوئی ہمدردی کا ذریعہ نہ تھا اس واسطے تیرے ساتھ ایک تعلق محبت پیدا کرنے کے واسطے میں نے یہ بات سوچی تھی۔"

(ملفوظات جلد نہم ص 50)

نیک مجلس میں بیٹھنا ہی ثواب ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

"ظاہر کو باطن اور باطن کو ظاہر سے ایک تعلق ہے۔ رسول کریم ﷺ کے حضور آدمی آئے۔ ایک نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جگہ ہے۔ وہ تو جرأت کر کے وہاں چلا گیا۔ دوسرے کو شرم آئی وہ آگے نہ ہوا۔ سب سے پیچھے بیٹھ گیا۔ تیسرے نے دیکھا کہ جگہ نہیں ہے۔ اس نے اجتہاد کیا کہ میرا بیٹھنا فضول ہے۔ چلا گیا۔ نبی کریمؐ کو وحی ہوئی کہ جس نے شرم کی اس کے گناہوں کی پکڑ میں اللہ بھی شرم کرے گا۔ جو چلا گیا وہ بدنصیب ہے۔ نبی و راستباز کی صحبت میں بیٹھ رہنے سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے خواہ کچھ نہ سنے۔ نفس "بیٹھنا" بھی ان انوار و برکات سے حصہ دلاتا ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 321)

جماعت احمدیہ کا مالی نظام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

جماعت احمدیہ کا جو یہ پہلو ہے یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک ایسا عظیم الشان ثبوت ہے کہ ساری دنیا زور مار لے۔ گالیاں دے یا کوشش کرے اور منصوبے بنائے تو بھی حضرت مسیح موعود کی جماعت کی یہ نمایاں اور عظیم الشان اور امتیازی خوبی ان سے چھین نہیں سکتی۔ اس پیغام کو سو سال ہو چکے ہیں سو سال میں کتنی ہی نسلیں ایک دوسرے کے بعد آتی ہیں اور تھک ہار کر بیٹھا رہا کرتی ہیں اور مالی نظام تو خصوصیت کے ساتھ بہت ہی زیادہ ابتلاء میں ڈالے جاتے ہیں۔ ابتلاء ان معنوں میں کہ مالی لحاظ سے 100 سال کے اندر کام کرنے والوں کی دیانتیں بدل جاتی ہیں۔ ان کے اخلاص بدل جاتے ہیں۔ قربانی کرنے والوں کا معیار بدل جایا کرتا ہے۔ اور اس پہلو سے وہ مالی نظام جو خالصۃً طوعی تحریک پر مبنی ہو اس کے لئے ایک سو سال تک کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتے رہنا اس جماعت کے بانی کی صداقت کی ایک بہت ہی عظیم الشان دلیل ہے۔

(خطبہ جمعہ 25 دسمبر 1992ء بمقام بیت الفضل لندن)

رحمت عالم

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص جن کا نام زاہر تھا وہ دیہات سے حضورؐ کے لئے تحائف لایا کرتے تھے (دیہات سے آتے تو کچھ دن شہر میں ٹھہرتے) جب واپس جانے لگتے تو حضورؐ بھی ان کے لئے شہر سے کچھ سامان مہیا فرماتے اور یہ سامان ان کو دے کر رخصت کرتے۔ حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں یعنی وہ ہماری دیہات سے متعلق ضرورتوں کو پورا کرتا ہے اور ہم اس کی شہر سے متعلق ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ زاہر سے پیار کرتے تھے۔ اور زاہر ایک پست قد اور بدشکل انسان تھے۔ ایک دن وہ اپنا سامان بیچ رہے تھے کہ حضورؐ نے زاہر کو اس طرح پیچھے سے پکڑا ہوا تھا کہ زاہر بولے کہ تم کون ہو مجھے چھوڑ دو لیکن پھر زاہر نے توجہ کی اور پہچان لیا کہ آنحضرت ﷺ ہیں جنہوں نے آپ کو پکڑا ہوا ہے۔ بس پھر کیا تھا انہوں نے بھی یہ موقع غنیمت جانا اور اپنی پیٹھ آنحضرت ﷺ کے سینہ کے ساتھ رگڑنے لگے۔ ادھر حضورؐ یہ آواز دینے لگے کہ کون ہے جو مجھ سے یہ غلام خریدے گا۔ تب زاہر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر یہ بات ہے تو پھر تو میں ایک گھاٹے کا سودا ہوں۔ آپؐ نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ نہیں تم گھاٹے کا سودا نہیں تم تو خدا کے حضور بڑی قیمت رکھتے ہو۔ (بلوغ الامانی جلد 22 ص 239)

محض خدا کی خاطر

میاں غلام محمد صاحب تحریر کرتے ہیں:

منہاس قوم کے ایک ہندو دوست حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں قادیان تشریف لائے۔ اور بمعہ اہل و عیال احمدی ہو گئے حضور نے ان کا نام شیخ عبدالعزیز رکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے قرآن پڑھنے کی وجہ سے ان کو قرآن سے ایسا عشق ہو گیا۔ کہ لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ میں بھی ان سے قرآن پڑھنے جایا کرتا تھا۔

ایک دفعہ شیخ صاحب نے مجھے سنایا۔ کہ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل جس کمرہ میں بیٹھ کر ریویو کی ادارت کے فرائض سرانجام دیتے تھے اس کے سامنے ایک کچا مکان تھا۔ وہاں ایک حافظ نابینا رہتے تھے۔ وہ قدیم زمانہ میں جو قادیان میں "میلہ قدماں" لگا کرتا تھا اس کے گدی نشین تھے۔ لیکن احمدیت قبول کر لینے کے بعد گدی سے الگ ہو گئے تھے۔

شیخ صاحب نے مجھے سنایا کہ میں حافظ صاحب کے پاس عموماً جایا کرتا تھا۔ کیونکہ وہ پرانے رفقاء میں سے تھے۔ ایک روز میں ان کے پاس گیا۔ تو وہ (حافظ صاحب) مجھے سنانے لگے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا میں حکیم قطب الدین صاحب کے پاس گیا۔ اور شکایت کی کہ میرے کانوں سے شاں شاں کی آوازیں آتی رہتی ہیں اور سنائی بھی کم دیتا ہے کوئی علاج بتائیں حکیم صاحب نے فرمایا کہ آپ کے کانوں میں خشکی ہے دودھ پیا کریں۔ اس پر (حافظ صاحب) نے کہا۔ روٹی تو مجھے مسیح موعود کے لنگر سے مل جاتی ہے۔ دودھ کہاں سے پیئوں۔ یہ باتیں ہو رہیں تھیں کہ بیت مبارک جاتے ہوئے حضرت مولوی شیر علی صاحب وہاں سے گزرے۔ آپ نے حکیم قطب الدین صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ حافظ صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔ حکیم صاحب نے کہا کہ ان کے کانوں میں خشکی ہے۔ میں ان سے دودھ پینے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ لیکن حافظ صاحب کہتے ہیں کہ دودھ کہاں سے پیئوں۔ حضرت مولوی صاحب یہ سن کر چلے گئے۔ حافظ صاحب فرمانے لگے اسی روز رات کے وقت ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا حافظ صاحب دودھ لے لیں۔ چنانچہ میں نے اپنا پیالہ آگے کر دیا۔ وہ قریباً ڈیڑھ سیر دودھ ڈال کر چلا گیا۔ اسی طرح اس شخص کا معمول تھا کہ روزانہ رات کو آتا اور ڈیڑھ سیر کے قریب دودھ میرے برتن میں ڈال کر چلا جاتا۔ اس میں سے میں کچھ رات کو پی لیتا اور کچھ صبح کو۔

شیخ عبدالعزیز صاحب نے مجھے سنایا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ دیکھوں یہ کون شخص ہے جو مسلسل ڈیڑھ سال سے دودھ دے رہا ہے اور کبھی ناغہ بھی نہیں کرتا۔ اور نہ ہی رقم کا مطالبہ کرتا ہے چنانچہ اس خیال کے مدنظر میں ایک روز اس شخص کے آنے سے پہلے ہی حافظ صاحب کے دروازے کے آس پاس گھومنے لگا۔ اتنے میں ایک شخص ہاتھ میں برتن لئے ان کے اندر چلا گیا۔ چونکہ سردیوں کے دن تھے۔ اس لئے حافظ صاحب اندر چارپائی پر بیٹھے تھے۔ اس شخص نے حسب معمول دودھ دیا۔ میں اسے دیکھنے کے لئے جب اندر داخل ہوا۔ تو وہ میرے پاؤں کی آہٹ سن کر کمرہ کے اندر ایک کونے میں جا کھڑا ہو گیا۔ اندر اندھیرا تھا اس لئے میں پہچان نہ سکا۔ غور سے دیکھا تو ایک شخص دیوار لگا دکھائی دیا۔ میں نے پاس جا کر پوچھا بھائی تم کون ہو۔ مجھے دھیمی سی آواز آئی "شیر علی" یہ سنتے ہی میرے پاؤں تلے سے جیسے زمین نکل گئی۔ میں سخت شرمندہ ہوا کہ جس کام کو حضرت مولوی صاحب پوشیدہ رکھنا چاہتے تھے۔ میں نے اس کی پردہ دری کی۔ مجھے دیر تک آپ کے سامنے جاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی تھی۔

(سیرۃ شیر علی ص 278)

چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نائجر

محل وقوع

نائجر کے شمال میں الجزائر اور لیبیا ہے۔ مشرق میں چاڈ، جنوب میں نائجیریا، جنوب مغرب میں بینن اور برکینا فاسو ہے اور مغرب میں مالی ہے۔

ملک کا 2/3 شمالی اور شمال مشرق صحرا ہے۔ وسط میں نجر پہاڑ اور ایئر مونٹین کی وادیاں ہیں صرف مشرق میں جنوبی علاقہ کو نائجر سیراب کرتا ہے۔ ''کوماڈوگو'' مشرق میں امریکی صحرائی زمین زرخیز ہے۔ جہاں کچھ بارش ہوتی ہے۔ ٹورگ خانہ بدوش شمال میں رہتے ہیں اور اونٹ چراتے ہیں۔ فولاتی وسط میں رہتے ہیں اور مویشی چراتے ہیں۔ جنوب میں سنگھائی ماہر زراعت ہیں جب کہ وسط میں ہاسا اور کانوری جھیل چاڈ کے نزدیک مشرق میں ہیں۔

رقبہ و آبادی

نائجر کا رقبہ 489189 مربع میل یا 1267044 مربع کلومیٹر ہے۔ 1996ء میں آبادی 8127000 تھی۔ نائجر کی 97 فیصد آبادی مسلم ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

نائجر کا دارالحکومت نیامی ہے۔ بڑے شہر زندر مارادی، کوار، بلما، تاہوا اور اجیڈ زہیں۔

کرنسی، زبان

نائجر کی کرنسی فرانک سی۔ایف۔اے ہے۔ ہوسا، عربی اور فولانی زبانیں بکثرت بولی جاتی ہیں۔ سرکاری زبان فرانسیسی ہے۔ طرز حکومت جمہوری نظام ہے۔ 3۔اگست 1960ء کو نائجر نے آزادی حاصل کی۔ مذہب اسلام ہے۔

زراعت

نائجر میں زراعت کیلئے 500 مربع کلومیٹر رقبہ کاشت کیا جاتا ہے۔ مونگ پھلی، روئی کے بیج اور گنا نقد آور فصلیں ہیں۔ اس کے علاوہ باجرہ، چاول، پیاز، کپاس اور سبزیاں مشہور پیداوار ہیں۔

صنعت

نائجر کے دارالحکومت میں ٹیکسٹائل، فرنیچر اور کیمیکل کی صنعتیں ہیں۔ نائجر میں تیل کے ذخائر بھی ہیں۔ ارالٹ کے مقام پر 1966ء میں ایلومنیم کے ذخائر معلوم ہوئے ان ذخائر سے ملک کی معیشت میں تبدیلی واقع ہوئی۔ اس کی پیداوار 1971ء میں شروع ہوئی۔ نمک اور خام شورہ منگا اور اجیڈ زسے حاصل کیا جاتا ہے۔ جب کہ خام قلعی ایئر پہاڑیوں سے حاصل ہوتی ہے۔ کوئلہ کی ایک کان دریافت ہوئی ہے۔ اندازہ ہے کہ اس کے ذخائر 5 ملین ٹن ہوں گے۔ کوئلہ کی کان سے 1982ء میں پیداوار حاصل ہونی شروع ہوئی۔ فاسفیٹ کے ذخائر اپرولٹا اور بینن کی سرحدوں کے قریب ملک سے جنوبی حصے سے معلوم ہوئے ہیں۔ خیال ہے کہ یہ ذخائر 350 ملین ٹن ہوں گے۔ تیل جھیل چاڈ کے قریب ماوانا کے شمال مشرق سے دریافت ہوا ہے۔

ممبرشپ

نائجر اے۔سی۔پی اور یو۔این کے علاوہ سی۔ای۔ای کا ممبر بھی ہے۔ ستمبر 1960ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

بنک وائیر پورٹ

نائجر میں ایک مرکزی بنک اور 9 کمرشل بنک دارالحکومت میں ہیں، زندر، مارادی اور نیامی میں انٹرنیشنل ایئر پورٹس ہیں نائجر فضائیہ اپنی خدمات تندہی سے سرانجام دے رہی ہے۔

برآمدات و درآمدات

ایلومنیم، لائیوسٹاک، مونگ پھلی برآمدات ہیں۔ پٹرولیم کی پیداوار ٹرانسپورٹ کا سامان، ٹیکسٹائل، چینی اور مشینری کا سامان نائجر کی درآمدات ہیں۔

شرح خواندگی

(1996ء میں) 17 فیصد

پرچم

نارنجی، سفید اور سبز تین متوازی پٹیوں کے درمیان نارنجی رنگ کا دائرہ بنا ہوا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33693 میں عبداللہ شمس بن طارق ولد طارق سیف الاسلام قوم۔ پیشہ بیچنگ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجشاہی بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-8-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کپڑے کتب اور دیگر گھریلو اشیاء مالیتی اندازاً TK5000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ TK7800/- ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ یکم جولائی 2001ء سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبداللہ شمس بن طارق ساکن راجشاہی بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محمد عبدالکلیم آزاد راجشاہی بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 طارق سیف الاسلام والد موصی۔

مسل نمبر 33694 میں صادقہ حفصہ بنت تقی احمد قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-12-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 150/- ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صادقہ حفصہ ساکن ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 تقی احمد وصیت نمبر 23508 والد موصیہ کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم یوسف وصیت نمبر 31972 کینیڈا

مسل نمبر 33695 میں عطیۃ القدوس بنت تقی احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-1-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ $150/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیۃ القدوس بنت تقی احمد ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 تقی احمد وصیت نمبر 23508 والد موصیہ کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم یوسف وصیت نمبر 31972 کینیڈا

مسل نمبر 33696 میں احمد طارق مبشر ولد مکرم محمد مطیع الرحمٰن صاحب پیشہ ملازمت معلم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4 بخشی بازار ڈھاکہ بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-10-1997 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1830/- ٹکہ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد طارق مبشر 4 بخشی بازار روڈ ڈھاکہ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محمد فضل الرحمٰن 73 گرین روڈ ڈھاکہ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 محمد مطیع الرحمٰن والد موصی

مسل نمبر 33697 میں غضنفر وقار ساہی ولد ریاست علی ساہی قوم ساہی پیشہ فارغ عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالیمار ٹاؤن گوجرانوالہ روڈ ندیم آباد ڈسکہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-9-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی

1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد غضنفر وقار ساہی ساکن شالیمار ٹاؤن گوجرانوالہ روڈ ندیم آباد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 اعتزاز ساہی گوجرانوالہ روڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 قاسم احمد ساہی وصیت نمبر 31502 گوجرانوالہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

اطلاعات واعلانات

نمایاں کامیابی

عزیزہ مکرمہ رابعہ احمد صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب انجم آف ساہیوال نے امسال میٹرک کا امتحان فوجی فاؤنڈیشن ماڈل سکول ساہیوال کی طرف سے دیا- اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ ملتان بورڈ کی طرف سے ہونے والے اس امتحان میں 733/850 نمبر حاصل کرکے اپنے سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے- احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے- آمین

(نظارت تعلیم)

نکاح وتقریب شادی

محترمہ سعیدہ برلاس صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب پنشنر 14/2 دارالیمن غربی ربوہ کے دو بیٹوں عزیز مکرم مرزا عبدالنور نوید برلاس اور عزیز مکرم مرزا عطاء الحق محمد برلاس کی شادی کی تقریب مورخہ 8 اکتوبر 2001ء کو منعقد ہوئی عزیز مکرم مرزا عبدالنور نوید برلاس کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ امتہ الصبوح صاحبہ بنت مکرم عبدالمالک صاحب ٹیلر ماسٹر ناصر آباد شرقی ربوہ بعوض حق مہر تیس ہزار روپے مورخہ 7 اکتوبر 2001ء کو بیت المہدی میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھا- اسی طرح عزیز مکرم مرزا عطاء الحق محمد برلاس کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ ثمرین کنول صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد گل صاحب معلم وقف جدید نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ بعوض حق مہر تیس ہزار روپے نصیر آباد میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مورخہ 8 اکتوبر کو پڑھا- دعوت ولیمہ کی تقریب مورخہ 9- اکتوبر کو منعقد ہوئی- اس موقع پر محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی- احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر دو رشتے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے-

گمشدہ کاغذات

ایک عدد بٹوا جس میں ضروری کاغذات تھے اور ایک عدد ڈائری مورخہ 4-11-2001 صبح کے وقت کالج روڈ سے لاری اڈہ جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں- جن صاحب کو ملیں وہ اس پتہ پر پہنچا دیں-

عثمان رفیق 4/58 دارالعلوم شرقی ربوہ

ولادت

مکرم انعام الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے ماموں مکرم عمر حیات کو مورخہ 19 جولائی 2001ء کو خدا تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "کاشف شیراز احمد" عطا فرمایا ہے نومولود مکرم عبدالحمید نمبردار جاکے ڈھینڈسہ ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم سلیم احمد شیخ خانہ میانوالی ضلع نارووال کا نواسہ ہے نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد اقبال آف عینو والی کو 27- اکتوبر 2001ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بیٹی کا نام "کاشفہ" عطا فرمایا ہے نومولودہ مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت عینو والی ضلع نارووال کی پوتی اور مکرم محمد اسحٰق وڑائچ سابق صدر جماعت خانہ میانوالی ضلع نارووال کی نواسی ہے احباب جماعت سے بچی کے خادمہ دین ہونے اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے- بچی معلم انعام الرحمٰن کی بھانجی ہے-

اعلان داخلہ

انسٹیٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (ICMAP) نے انٹری ٹیسٹ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 12-1-2002 ہے اور انٹری ٹیسٹ 13-1-2002 کو ہوگا-

مزید معلومات کے لئے ڈان 4-11-2001

(نظارت تعلیم)

گمشدہ بیگ

مورخہ 5 نومبر 2001ء کو مغرب اور عشاء کے درمیان محلہ دارالفضل سے دارالیمن شرقی آتے ہوئے رکشہ میں سے ایک عدد میرون رنگ کا بیگ کہیں گر گیا ہے بیگ میں ایک کیمرہ بھی ہے مہربانی فرما کر اس پتہ پر اطلاع دیں-

احسان الٰہی 39/10 دارالیمن شرقی

فون نمبر 212073

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکی ہیلی کاپٹر چاغی میں گر کر تباہ امریکی اتحادیوں کا ایک ہیلی کاپٹر جو پرواز کے دوران لاپتہ ہو گیا تھا- خدشہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ چاغی میں کہیں گر کر تباہ ہو گیا ہے- ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ ہیلی کاپٹر میں پچاس کے قریب امریکی کمانڈوز سوار تھے ذرائع کے مطابق امریکی ہیلی کاپٹر چی نوک جس میں 50 کے قریب غیر ملکی فوجی سوار تھے اور آرمرڈ گاڑیاں لدی ہوئی تھیں-

امریکی جنگی جہازوں نے افغانستان پر حملے تیز کر دیئے امریکی جنگی ہوائی جہازوں نے افغانستان پر حملے تیز کر دیئے ہیں اور قندھار کے نواحی علاقوں اور شمال میں طالبان اور القاعدہ کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا ہے- طالبان کے مطابق نئے حملوں میں شہریوں کو جانی نقصان ہوا ہے- اے ایف پی نے کہا ہے کہ کم سے کم 38 شہری ہلاک ہوئے ہیں- امریکی حملوں کی وجہ سے قندھار اور آس پاس کے علاقوں سے ہزاروں لوگ اپنی جانیں بچانے کے لئے محفوظ علاقوں کی طرف جا رہے ہیں-

افغانستان پر 15 ہزار پونڈ وزنی بم گرائے گئے امریکی طیاروں نے افغانستان پر 15 ہزار پونڈ وزنی بم گرانے شروع کر دیئے ہیں- جبکہ علاقے میں موجود امریکی فوجیوں کی تعداد بھی دوگنا سے بڑھا دی ہے امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ افغانستان میں تعینات امریکی فوجیوں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے- وہ امریکہ پہنچنے پر صحافیوں سے باتیں کر رہے تھے انہوں نے کہا ہم مزید فوجیں بھیجنے کے لئے بھی تیار ہیں-

اسرائیل نے فوج کی واپسی معطل کر دی اسرائیلی فوج نے ایک قریبی یہودی بستی میں بم کے ایک دھماکے کے بعد دریائے اردن کے مغربی کنارے کے قصبہ جینن سے اپنی فوجوں کی واپسی معطل کر دی ہے- اس بم دھماکے میں 3 افراد زخمی ہو گئے ہیں- فلسطین کی آزادی کی تنظیم اسلامی جہاد نے دھماکے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے- دریں اثناء اسرائیلی فوج نے رفا میں ٹینکوں کی مدد سے فلسطینیوں کے متعدد مکان تباہ کر دیئے-

قابل عمل تجویز کو تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں فلسطینی رہنما یاسر عرفات نے برسلز میں یورپی یونین اور بحیرہ روم کے ملکوں کی کانفرنس کے موقع پر بیلجیم کے وزیر اعظم اور دوسرے لیڈروں سے ملاقات کے بعد یورپی یونین پر زور دیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی بحالی اور فلسطینیوں کے خلاف اسرائیلی تشدد بند کرانے کے لئے اپنا کردار ادا کرے- انہوں نے کہا کہ فلسطینی قیام امن کے لئے یورپ اور یورپی یونین کسی بھی قابل عمل تجویز کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں- انہوں نے کہا غزہ اور مغربی کنارے کے علاقے میں حالیہ تشدد سے ثابت ہو گیا ہے کہ اسرائیل امن کا خواہاں نہیں-

6 منصوبوں کیلئے 265 ملین ڈالر کی فراہمی متحدہ عرب امارات کی حکومت پاکستان کو 265 ملین ڈالر کی آسان اقساط پر گرانٹ فراہم کرے گی- یہ امداد ملک میں واٹر سپلائی اور ہائیڈرو پاور پراجیکٹ سمیت 6 دیگر منصوبوں پر خرچ کی جائے گی- اے پی پی کے مطابق ابوظہبی حکومت کا فنڈ برائے ترقیات پاکستان کو آسان اقساط پر فراہم کیا جائے گا- اس بات کا اعلان وزیر خزانہ نے اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا-

اقوام متحدہ انسانوں پر سیاست کو ترجیح دیتا ہے پاکستان میں طالبان کے سفیر ملا عبدالسلام نے کہا ہے کہ افغانستان پر امریکی حملوں کے نتیجے میں بڑی تعداد میں شہری آبادی متاثر ہوئی ہے اور بے گناہ انسان بے گھر ہو چکے ہیں- اقوام متحدہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرے- پاکستان میں طالبان کے سفیر ملا عبدالسلام نے کہا کہ افغانستان میں متحدہ اور دیگر ایجنسیوں کو مل کر کارروائی کرنی چاہئے- انہوں نے الزام لگایا کہ اقوام متحدہ انسانی ہمدردی کی ضروریات پر سیاسی کام کو ترجیح دے رہا ہے اقوام متحدہ کی ترجمان سٹیفی بنکر نے ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ برابر افغانستان میں کام کر رہی ہے- لیکن امن وامان کی کمی اور عملے کو ہراساں کرنے سمیت کئی مشکلات ہیں-

اب کیا کریں؟ 20 اکتوبر کو امریکی ڈیلٹا فورس کے جن کمانڈوز نے قندھار میں طالبان کے سربراہ ملا عمر کے گھر پر دھاوا بولا تھا طالبان کے ہاتھوں ان کا حشر دیکھ کر امریکی فوج کے پنڈتوں نے نئی حکمت عملی اپنانے کے لئے سر جوڑ لئے ہیں- اس حملے میں امریکی کمانڈوز جنہیں پیراشوٹوں کے ذریعے اترنے والے سینکڑوں رینجرز کی مدد بھی حاصل تھی کو خلاف توقع طالبان کی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا- بالآخر پسپائی اختیار کی اور ہیلی کاپٹروں کے ذریعے فرار ہونا پڑا- ملا عمر کے گھر کے اردگرد پھیلا ہوا خون اس بات کی واضح دلیل ہے کہ طالبان زمینی جنگ میں ان سے زیادہ مہارت رکھتے ہیں- اخبار گارڈین نے امریکی اور پاکستانی ذرائع سے موصولہ اطلاعات پر اس حملے پر تجزیہ میں لکھا ہے کہ پینٹاگون نے اس سانحہ سے جو نقصان اٹھایا ہے اسے قوم سے چھپانے کا فیصلہ کیا ہے یہ آپریشن مکمل تباہی سے دوچار ہوا ہے- بعض سینئر حکام کا خیال ہے کہ خصوصی فورس کے آئندہ اپریشن براہ راست پینٹاگون کی نگرانی میں ہونے چاہئیں-

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 7 نومبر 2001ء

☆ جمعرات 8- نومبر غروب آفتاب: 5-16

☆ جمعہ 9 -نومبر طلوع فجر: 5-06

☆ جمعہ 9- نومبر طلوع آفتاب: 6.29

قانون توڑنے والوں کو بند کر دیں گے وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ ہڑتال کرانے والے قوم کی کوئی خدمت نہیں کر رہے ہیں۔ یہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ افغانستان میں ہونے والے نقصان پر ہمیں افسوس ہے لیکن ہمیں پاکستان میں خود اپنا نقصان نہیں کرنا چاہئے۔ وہ اسلام آباد میں پلاٹوں کی قرعہ اندازی کی تقریب کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا ہم نے امریکہ کو ہوائی حملوں کے لئے کوئی اڈہ نہیں دیا صرف ٹرانزٹ کی سہولت دی گئی ہے۔ انہوں نے بعض سیاستدانوں کی جانب سے اس تاثر کو گمراہ کن اور بے بنیاد قرار دیا کہ ایٹمی پروگرام کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا سڑکوں پر آنے والے ہم سے زیادہ محب وطن نہیں ہیں انہیں اظہار رائے کی آزادی ہے لیکن انہیں قانون توڑنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ جو اسے توڑے گا اسے بند کر دیں گے۔ امن و امان قائم رکھنا میری ذمہ داری ہے۔ قانون کی بالادستی ہر حالت میں قائم رکھیں گے۔ فوجی حکومت ہونے کے باوجود پریس آزاد ہے۔

طالبان کے خاتمے کے آثار نظر نہیں آ رہے ایک ماہ سے جاری امریکی بمباری کے باوجود طالبان میں دراڑیں پڑنے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیئے۔ یہ بات صدر کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے لبنانی ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہو کہ طالبان میں بمباری شروع ہوتے ہی دراڑیں پڑ جائیں گی تاہم ابھی تک ہمیں طالبان کے خاتمے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ انہوں نے کہا کہ چند مذہبی جماعتوں میں موجود کچھ افراد اپنے مفادات کے لئے عوام کو بھڑکا رہے ہیں تاہم حکومت کے لئے خطرے کی کوئی بات نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مقبوضہ کشمیر اسمبلی کی عمارت کے سامنے دھماکے اور بہاولپور کے گرجا گھر میں فائرنگ کے واقعہ میں بھارت ملوث ہے۔ انہوں نے مزید کہا امریکہ نے مسئلہ کشمیر حل کرانے کے لئے کوئی باقاعدہ وعدہ کیا ہے یا نہیں اس بارے میں نہیں جانتا۔

کوئٹہ ایئرپورٹ پر حملے میں ناکامی کوئٹہ ایئرپورٹ پر نامعلوم دہشت گردوں نے ایئرپورٹ کے اندر داخل ہونے کی کوشش کے دوران اے ایس ایف کے ایک اہلکار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور رات کے اندھیرے میں فرار ہو گئے مسلح افراد ایئرپورٹ پر کار پارکنگ کی جانب سے اندر داخل ہوئے جس پر اے ایس ایف کے ایک اہلکار نے ملزمان کو روکنے کی کوشش کی جس پر انہوں نے اندھا دھند فائرنگ کر دی جواب میں اے ایس ایف کے ڈیوٹی پر موجود دیگر اہلکار بھی جمع ہو گئے۔ اور انہوں نے دہشت گردوں پر جوابی فائرنگ کی۔ اس دو طرفہ فائرنگ کے نتیجہ میں اے ایس ایف کا اہلکار موقع پر ہلاک ہو گیا۔ اور دہشت گرد فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ واقعہ کے بعد پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا گیا۔ مگر ملزمان کا سراغ نہ مل سکا۔ کوئٹہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر سیکیورٹی کے انتظامات کو انتہائی سخت کر دیا گیا ہے اور اے ایس ایف سمیت پولیس کی بھاری نفری کو بھی تعینات کر دیا گیا ہے۔

لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کا اجلاس

ہنگامہ کی نظر جہادی تنظیموں اور طالبان کے خلاف اور حکومت کی حمایت میں آزاد کشمیر کے سابق صدر و سابق وزیراعظم سردار محمد عبدالقیوم خان کا لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن سے خطاب ہنگامہ کی نظر ہو گیا۔ وکلاء نے سردار قیوم پر امریکی ایجنٹ، حکومتی نمائندہ اور غیر مسلم ہونے کے الزامات لگائے اور ان کے خلاف نعرہ بازی کی۔ وکلاء نے سردار قیوم سے انتہائی سخت اور ذاتی سوالات کئے جس پر سردار قیوم نے کہا کہ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ میں لاہور جیسے سنجیدہ بار سے خطاب کرنے آیا ہوں مگر یہاں جلسہ بنا ہوا ہے میں آپ لوگوں سے لڑ نہیں سکتا آپ میری بات نہیں سمجھتے تو اللہ آپ کو جزا دے۔

9 نومبر کو کاروبار میں رکاوٹ ڈالنے والوں سے نمٹ لیں گے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ اس وقت حکومت کی پالیسی ہے کہ لوگ جہاد پر نہ جائیں کیونکہ فی الحال میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا موقع نہیں کہ ہم لوگوں کو وہاں بھجوائیں۔ ویسے بھی ایک رائفل سے جہاز کو کیا نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا 9 نومبر کی ہڑتال کی کال دینے والوں کو وارننگ دی کہ اگر کسی نے قانون توڑنے کی کوشش کی تو میں اسے بند کر دوں گا۔ اور قانون شکنی کرنے والوں' کاروبار' اور امن و امان میں رکاوٹ ڈالنے والوں' لڑائی جھگڑے پر اکسانے اور قانون توڑنے کی باتیں کرنے والوں سے انتہائی سختی سے نمٹا جائے گا۔

انتہا پسند ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں صوبہ بھر کی ٹرانسپورٹ تنظیموں کے نمائندہ وفد نے لاہور میں گورنر پنجاب کے ساتھ ملاقات کے دوران کسی قسم کی ہڑتال اور پہیہ جام کی کال سے لاتعلقی کا اعلان کرتے ہوئے 9 نومبر کو ہر طرح کی ٹرانسپورٹ رواں دواں رکھنے اور موجودہ نازک حالات میں کاروباری و شہری زندگی کو یرغمال بنانے والوں کی سازشوں کو ناکام بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ انتہا پسند پر امن احتجاج کی رعایت سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔

9 نومبر کو معمولات زندگی میں رکاوٹ ڈالنے کی اجازت نہیں دیں گے دفتر خارجہ کے ترجمان عزیز محمد خان نے کہا ہے کہ طالبان سے علیحدہ ہو جانے والے عناصر یا دیگر گروپوں کو جو افغانستان کے وسیع البنیاد حکومت میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں انہیں موقع فراہم کیا جائے گا۔ 9 نومبر کو معمولات زندگی میں رکاوٹ ڈالنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

ہڑتال تاریخی ہوگی دفاع پاکستان و پاکستان کونسل کے چیئرمین نے کہا ہے کہ 9 نومبر ریفرنڈم کا دن ہے۔ ہڑتال تاریخی ہوگی۔ حکومت تحریک نہیں روک سکتی۔ ہڑتال میں پوری قوم شریک ہوگی۔

پاکستان آ سکتی ہوں سابق وزیر اعظم اور پیپلز پارٹی کی سربراہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں پاکستان آنے کے لئے تیار ہوں لیکن مجھے اور میری پارٹی کے لوگوں کو موجودہ حکومت سے کچھ تحفظات ہیں۔ حکومت ہمیں مکمل تحفظ اور سرپرستی کا یقین دلائے تو میں پاکستان آ سکتی ہوں۔ سی این این کے پروگرام لیری کنگ لائیو میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میری پارٹی کے رہنماؤں نے صدر مشرف سے ملاقات کی ہے جس میں انہوں نے پارٹی کی ترجیحات حکومت تک پہنچائی ہیں اور میری واپسی کے بارے میں بھی گفتگو ہوئی ہے۔ تاہم ایک سوال کے جواب میں انہوں نے موجودہ فوجی حکومت کی موجودگی میں سیاسی عمل کو درپیش مشکلات کا ذکر کیا اور کہا کہ جمہوریت کی جانب سست روی سے پیش قدمی جاری ہے۔

اعلان تعطیل

✿ مورخہ 9 نومبر 2001ء بروز جمعۃ المبارک سرکاری تعطیل کی وجہ سے دفتر روزنامہ الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا اس دن کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان نوٹ فرمالیں۔

شہد خالص

چھوٹی مکھی -/240 روپے کلو | بڑی مکھی -/120 روپے کلو

یاد رہے کہ خالص شہد جم بھی جاتا ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 213699 گھر 21971

فروخت اراضی

زرعی اراضی واقع احمد نگر

رقبہ 4- ایکڑ 6 کنال برائے فروخت ہے۔

برائے رابطہ: ڈاکٹر مرزا مبشر احمد

فون 212651-212666

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن

فون آفس 212764 گھر 211379

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6325511 - 6330334

پروپرائیٹر:۔ میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل۔61